رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A.783



H. B Khan Artist

مستان المطابع پریس لکھنؤ میں باہتمام حکیم محمد ستار حسین مالک و اڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

قیمت فی پرچہ

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) خریداران [illegible] قیمت [illegible] ایک روپیہ [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] نہیں بھیجا جاتا [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) [illegible] اودھ پنچ ایک مشہور [illegible] ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں [illegible] آپ کے مذاق کے مطابق [illegible] اگر اس پرچہ کے مضامین [illegible] آپ [illegible] خریداری تو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] قبول ہے۔

(۵) [illegible] اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] خلاف قیمت ہے۔

(۶) [illegible]

(۷) [illegible] سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ [illegible]

(۱۰) مضامین [illegible]

نوٹ

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۲۵

مضامین

۱۴ جولائی ۱۹۲۸ء

غزل بطرز حال

مولانا پنچ - ایک عقیدت طراز ہستی کا ہدیۂ تسلیم قبول فرما کر ممنون تشکر فرمایئے - خاکسار بصد وارفتگی مرحب عطائے خداست میں ایک غزل ہدیۂ ناظرین مطلع کی دیکھ کر آپ حسن طبیعت کا کلام نذر حوصلہ سخن ہوا ادب لطیف کا دور دورہ ہے چند اشعار جیسی تھوڑی سی کوشش غلط ہے یہ خدمت کرتا ہوں - بعد اصلاح درج اخبار فرمایئے - اگر اسے پڑھکر لبہائے مبارک پر رقص تبسم ہو تو بعد ورد زبان مفہوم شعر کا سوال دل میں آئے تو جواب مژدہ وہ جس سے تبسم پیدا ہو کر حضرت اختر شیرانی لاافغانی کا یہ شعر تلاوت فرمایئے -

نشاط ایک بوسۂ بقصیدۂ ساحت پا غیرۂ ساحت
بیٹھا ایک لذت خوابیدۂ ساحت - وہی کشیدۂ
فوشا ہمیدہ اعتماد خاکشیدہ ہے پیادہ ساغری -

"ادب لطیف"

ساقی کی دیسکوہ آنکھیں ہیں لبریز بہار جانے دو
جن مستی بریزان لب اسکے پاگل ہیں پیمانۂ
ہیں جو ہر جم زلفیں پیچ پیچ ہاں کر دو تم شرشارۂ
چشمۂ صاف ہیں سانپ اگر اڑتے ہیں اڑانے دو
دیکھو زیادہ تیزۂ جسم کی عریانی ، اے ناداں
اکیت نقاب سے نظر سے نذر کر دیجے ہیں پیمانۂ
اسکی نرم تیز نگاہیں ، منتظر کیوں ہے کون بتا
آہوئے زیاں وحشی میں ہیں یاد دشت میں لانۂ
پیر مغاں نے کیسے بلا سے مجذوب ہستی پہ جھک گیا
ہوش فنا ہے دل میں ہو سے آتے ہیں انکو پروانۂ

"اکتساب کثیف"

ساد حقیقت جیسے معنی نشۂ وحدت جھکو شکار
دیکھو فنا ذی حسنا کے عالم روحوں میں ہیں دیوانے دو
پیر مغاں کی بزم میں جانا پھر تو ہیں آج ہوسکتے ہیں
ہم تو اپنے دل کی کرینگے تا صبح کو سمجھانے دو

ناقد

جام ساغری سیتاپی

الف - میم - خندان فتحپوری

ہائے کمزوری

(۱) حکیم مرزا محمد میں گراں گوش نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کے معالج تھے شاہی والدہ نے حکیم صاحب سے شکایت کی کہ میرا بچہ کچھ نہیں کھاتا بھوک جاتی رہی خدا کے لیے آپ علاج کیجیے - حکیم صاحب آدمی تھے جھٹ کہنے لگے آج حضور ایک کام کریں یعنی قاب سے بادشاہ سلامت ایک لقمہ تناول فرمائیں ہر قاب سے ایک لقمہ تھا ہی بڑا حضور ایک علیحدہ قاب میں رکھتی جائیں - حضور نے یہی کیا گنتی کے لقموں سے دو قابیں چوٹی تک بھر گئیں - ان قابوں میں صرف مختلف قسم کے پلاؤ تھے شیر مال میں زردی کے نوابجہ کباب اور دوسری نعمتیں شامل نہ تھیں - ظاہر ہے کہ شاہی دسترخوان پر پچاس طرح کے کھانے ہوتے تھے بادشاہ سلامت نے ہر ایک غذا کا ایک لقمہ اوس کیا تو پچاس دانے ہو گئے قابیں کیوں نہ بھر جاتیں جب یہ دو سیر غذا کی قابیں حکیم صاحب کے سامنے پہنچیں تو حکیم صاحب نے پردے کے پاس جا کے کہا - "اب قبلۂ عالم جھکو نوش فرمالیں - ایک آدمی اس سے زیادہ نہیں کھا سکتا -"

(۲) اگلے زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک عرب دوسرے عرب کے یہاں مہمان ہوا میزبان کے گھر میں روٹی تھی گوشت نہ تھا روٹی مہمان کے سامنے رکھ کے آپ گوشت خریدنے اتر گیا - مہمان صاحب اتنی دیر میں روٹیاں چٹ کر گئے میزبان جب گوشت پیاز لے کے واپس آیا تو دسترخوان خالی دیکھ کے پھر بازار گیا - یہ کوئی ضروری دلاندی نہیں کہ روٹی کے میزبان کی گوشت یا خوب نہ کھائے مہمان طریقہ یہی ہے کہ پہلے روکھی روٹی کھالو پھر پانی کی جگہ شوربا ہضم کر جاؤ غرض میزبان غریب کو پانچ چار پھیرے بازار کے کرنے پڑے روٹی لاتا تو شوربا ندارد شوربا لاتا تو روٹی غائب - آخر اس نے پوچھا بھائی تم کہاں کے رہنے والے ہو اور کہاں جاتے ہو - معلوم ہوا کہ حضرت رہنے والے تو کہ کے ہیں کمزوری کے مرض میں مبتلا تھا مدینے کے ایک طبیب سے علاج کرانے کا ارادہ ہے - غریب میزبان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ بھائی صاحب خدا صحت دے اگر آپ کا معدہ بہ نسبت اب کے آئندہ زیادہ غذا قبول کرنے کے قابل ہو جائے تو واسطے خدا کا واپسی میں اس عاجز کو مزارانہ نوازئیے

(۳) اگر آگرم افواہ ہے کہ ہمارے دوست مولوی ذاکر ولی عنقریب دوبئی صحت کی غرض سے ولایت تشریف لیجائینگے غالباً کمزوری کی شکایت ہے مولوی صاحب سے شنک یک پیدل چلنے کی قوت رکھنے والا کمزور نہیں تو اور کون ہے - جب آپ ولایت سے صحیح انجیر دالیس آئینگے تو یہ باور چیخانے میں تیز رفتار ریلنگ نہیں با شیز چاہتا تھی ناشتہ شکلی کے نیچے روزانہ مہیا کرنے پڑینگے دوست یہ کیوں نہیں کہتے کہ روزانہ لندن سے شب سو سے لندن جانے کی تنخواہ آتے جاتے ہیں محدود کی تپ بھی آمدہ رفتہ سے ہی ڈگا کی - سامنے بینڈ کمپنی اور کپنی بھی برادرس سے شخصی دو گفتگو ہو جائے - کہاں پانی کی خبر اس اتھ کرتے ہو - ساری بیماری ہے دستہ لولا ہنر کی ہے - کمبخت کہاں کا روگ جان کو لگا -

ناقد

کھارض

نانی پردہ دار

نواسی بے پردہ در

ڈیر پنچ - آجکل "پردہ" کا مسئلہ زیر بحث ہے جس اخبار کا خدمت دیکھیے یہی بحث چھڑی ہوئی ہے - گو یاد وکیل میں کشتی ہو رہی ہے جیت پٹ کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا مگر یقین ہے کہ پردہ داری انہ کیا معنی کہ نئی نسل کے کانوں میں آزادی کی ہوا

ہوری ہوئی ہے۔ یہ کیرکے فقیر جب نہ رہیں گے تو پھر نئی نسل کے ہاتھوں میں رسم و رواج کی باگ ڈور ہوگی۔ دقیانوسی بڑھیوں کی آن اسوقت تک رہ گئی تو صرف یہ تھی کہ پردہ والیاں ان کا حکم مانتی تھیں اب حکم ماننے کا فیشن نہیں جبکہ پردہ کی فکر خود سرچڑھا لئے ہیاؤ گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ ہیں تو پردہ صاحب کی مجال ہے جو آنکھوں کے سامنے آجائیں ہٹا آنکھیں قدم رکھ سکیں۔

پردہ دار نانی اور بے پردہ نواسی کی کی لطیف گفتگو میں پرانے اور نئے خیالات کا تفاوت پرلطف تھا اسلئے یہ اپنے کانوں کا سنا ہوا مکالمہ ہدیہ خدمت ہے۔

دیکھئے یہی نانی مگر دوسری نانیوں کی طرح جاہل نہیں پڑھی لکھی درست دماغ ہیں۔ آنکھوں سے کم دکھتا ہے تاہم بھی دن رات میں چار گھنٹے کتاب دیکھتی اور اخبار مطالعہ کرتی ہیں۔ اپنی جنس کی جہالت پر بھی ناگوار ہے یعنی تعلیم کی حامی ہیں مگر اسی دائرہ کے اندر تعلیم دیتی ہے جو حد سے باہر قدم نہ رکھنے دے۔ بیچاری نے اپنی نواسی کو بہت سمجھایا کہ بیٹی اپنے خدا کو مان کے خاندان کی ناک پر چاقو نہ چلاؤ مگر صاحبزادی کا چسکا دامان تھیں نانی کے کہے عمل کرتی رہیں سمجھ آنکے معنی یہی ہیں کہ آدمی خود مختار ہو جائے جوان ہوتے ہی اسکول تعلیم اور منگنے لیڈروں کی تقریروں کے اثر سے مگسیں روز بروز رنگ پکڑنے۔ اور نانی کی ہر بات پر کہنا ہے تم تو سٹھیا گئی ہو۔ تم کو جانو تعلیم کیا چیز ہے۔ معنی اسکی میری بات میں دخل نہ دیا کرو۔ ہم بے جاہل تو ہوں نہیں جو تم ہمیں ہر بات میں قال اللہ قال الرسول پڑھاؤ سنتے سنتے ایک دن

جو بڑا حیا کرتی تھا آیا کہنے لگی۔ آئے نواسی صاحبہ آج میں تیری لیاقت دیکھوں گی۔ جاکٹ میں کتابیں لیا کر جبکہ کہیں زمین پر پاؤں ہی نہیں رکھتی۔

نواسی: کیوں؟ ان پر ہے تو لیاقت۔ کچھ تمہاری طرح میں نے دقیانوسی کتابیں تو پڑھی نہیں۔ نانی تم بیچاری کیا جانو آجکل کی پڑھائی کیسی ہوتی ہو جو بچوں کی باتیں ساٹھ ساٹھ برس بحث کرنے پر



ارے تھوڑا سا اور جھکو۔ تم تو دیکھتے ہی ہیرے کو کہنے لگیں۔ یہ آخری بوجھ نہیں ہے آئندہ
اگر خدا نے تمہیں بہت جو ل تو وہ بھی لاد دیں گے۔

لوگوں کو معلوم ہوتی تھیں وہ دو برس کی اسکول کی تعلیم میں بچوں کو معلوم ہو جاتی ہیں۔

نانی: اچھا لو کچھ باتیں لڑکا دو۔ بڑی پڑھنے لکھنے فاضل ہو گئی ہو تو ابھی کوئی فارسی خط لکھ کر دو تمہاری قابلیں جا کھلے گئیں۔ مگر تم نام تک نہیں جانتیں اور سبق ہیں فاضل۔ خدا غارت کرے ایسی فضیلت کو

نواسی: فارسی کی ضرورت ہی کیا ہے وہ دن گئے کہ عربی فارسی کے بغیر کہانا ہضم نہ ہوتا تھا اب تو ہم نماز بھی اردو میں پڑھتی ہیں۔ یہ کیسی نانی ہیں تمہاری جہالت ہے کہ اپنے ملک کی زبان چھوڑ کے پرائی زبان میں نماز پڑھتی ہو۔ دعا مانگتی ہو۔ وہ طوطے کی طرح سے تمہارا دل بالکل خالی ہے۔

نانی: ارے کیا کہا۔ تم نماز اردو میں پڑھتی ہو؟ اے غضب یہ سات برس کی جان کو میں نے نماز سکھائی سورے پڑھائے معنی بتائے اسکا یہ پھل کہ شکاری نے سب چوپٹ کیا۔

نواسی: نماز خیر ہر شخص اپنی زبان میں پڑھتا ہے۔ نماز کے واسطے تو رسول نے سورے بتائے ہیں کہ پہلی رکعت میں یہ پڑھو دوسری میں یہ پڑھو۔ اردو میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی نہ حضرت نے اجازت دی کہ ان سورتوں کے معنی اپنی زبان میں کہہ لیا کرو تب بھی نماز ہو جائے گی۔ قرآن ہے خدا کا قول۔ اسکے الفاظ خدا کے تعلیم کئے ہوئے ہیں ترجمہ اپنا قول ہے خدا کا قول نہیں۔ وہ لاکھ صحیح اور درست ہو ترجمہ ہی رہے گا۔ خدا کے قول کی برکت اور رسول کی زبان کی سعادت نصیب نہیں ہو سکتی۔ خدا کا دین جس طرح ساری دنیا کے لئے ہے اسی طرح ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسکا اصلی کلام ہی پڑھے۔

نواسی: چاہے کچھ سمجھ خاک نہیں۔ بس طوطے کی طرح رٹ لیا پڑھنا کس کام کا بس پڑی گئی عقل تھی قرآن کی تھی ایسی عقل؟

نانی: ارے یوں ترجمہ کرکے معنی سمجھنا اور بات ہے اور نماز اپنی زبان میں پڑھنا دوسری بات ہے۔ قرآن کی تعلیم ہر زبان میں ہونی چاہیے مگر وہ چار سورے جو نماز کے ہیں وہ معنی سمیت ہر مسلمان کو از بر کرلینا فرض ہے کہ اپنے نبی کی پاک زبان اور اپنے خدا کا پاک کلام

یاد ہو۔ ساری نماز اصل عربی میں ہے تو کیا نہ بچے بھی نماز میں اول جلول کرنے کا حق کہاں سے ہو گیا۔ کے رنگ بدل ڈالے گئے کہ جس بات میں مسلمانوں کا نماز ہوتا اسکا رواج نہ تھے جن بیچاروں نے جان تک خدا کی راہ میں دیدی تھی وہ ایک بولی کی اتنی پابندی بھی نہیں رکھ سکتے جہاں وہ تمام عقیدے دوسری زبانوں میں سمجھاتے تھے وہاں وہ بول نماز کے بھی اسی زبان میں سکھاتے تھے انکا اسمیں کیا نقصان تھا مگر انھوں نے تو اس خوف سے اس حکم میں ادل بدل نہیں کیا کہ نبی کا ارشاد جن سورتوں سے نماز ادا کرنے ان سورتوں کے پڑھنے کا تھا۔

نواسی:۔ واہ رے وفادار تم بھی جتاؤ ایسی نماز سے کیا فائدہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں؟

نانی:۔ ارے او نادان بچی اب نبی کے ارشاد پر بھی اعتراض کرنے لگی۔ تو تجھے جو ہم نے نماز سکھائی تھی کیا اس کے معنی نہیں جانتی ہے؟ اے وہ تو بے کار ہی سی اعتراض ایک ہفتہ میں تو سورے کیا ساری نماز کے معنی آدمی سیکھ لیتا ہے بس اتنی سی محنت کے لیے اپنے نبی کا حکم نہ مانے۔ میں نے بیسیوں گنواروں کو نماز سکھائی چار پانچ روز الفاظ صحیح کرنے میں لگے پھر آسانی سے ترجمہ بتا دیا۔ آجکل یہ دستور نکلا ہے کہ ہر ایک بات آسان ہونی چاہیے۔ تعجب یہ ہے کہ کئی لیڈروں کے کہنے سے جنھیں وہ بہت کچھ سمجھتے چھٹانک تھے پھر لوگوں نے محنت کی اور یہ بڑی انگریزی حساب سیکھا جغرافیہ سیکھا فلسفہ منطق سیکھا

سوچی کا کلام سیکھا۔ پھر بھی نانی دو بار حضور کو نزول پیہ مکمل ہر سال سالہا سال میں نبی اور صحابہ کی زندگی کی اور عمر بھر بس صرف وہ جنھیں کی سنت ایسی ناگوار ہوئی کہ اپنی سنت کے واسطے رسول کا حکم ٹالتے نہیں ہوگئے۔ خدا کی مار ایسی تعلیم پر۔

نواسی:۔ چاہے تم کچھ کہو۔ خلوص تو تجھ پر موقوف ہے اور اپنی زبان آدمی خوب سمجھتا ہے۔

نانی:۔ پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ جب ترجمہ اچھی طرح سمجھا دیا تو پھر خلوص کیوں نہ ہوگا۔ آخر قرآن مجید نماز کا ترجمہ پڑھتا چاہتی ہو یا وہ۔ کیا اسمیں سورے کے معنی ہوتے ہیں یا کچھ اپنے دل سے بھی لگا دیتی ہو؟ میں کہتی ہوں کہ اصلی لفظ زبان پر ہوں اور معنی انکے دل میں ہوں تو خلوص میں کیا ہجو کا بڑھ جائے گا۔ ترجمہ میں جو مطلب ہم سمجھاتے ہیں صرف وہی نمازی کے ذہن میں ہوتا ہے اور اصل عبارت ایک دریا ہے گویا وہ ملا دریا نمازی کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔ جو وہ مطلب بھی باقی رہتا ہے جو ہم نے اپنی ہی اپنی سمجھ کے مطابق کلام حضرت کا ہے۔ انسان سو ترجمہ کرے تب بھی خدائی الفاظ کی برکت اپنے کلام میں پیدا نہیں کر سکتا۔ ایک ہی قرآن ہے جسکے معنی کوئی فرقہ کچھ لیتا ہے کوئی کچھ۔ اگر ہر فرقے کے رنگ نماز پڑھتے وقت دل میں یہ بھی ارادہ کریں کہ خدایا جو معنی تیرے الفاظ کے تیرے نزدیک صحیح ہوں جو تو ہی اسے جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں مگر جیسا تیرے آگے گردن جھکاتا ہوں انھیں تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے بارے میں میرا ایمان قبول کر تو پھر بہت سی زمہ داریوں سے چھٹکارا ہو جائے اور یہ کیا کم ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان نماز میں قرآن کے سورے پڑھتے ہیں یکساں نظر آتے ہیں۔

بیگم صاحب تم جو یہ گورا خشک چہرا ادا نئے ہو ذرا بارہ یہ فرنگیا کو اسمیں داخل ہے بہت آتی ہے ڈبل ہی حفظ رہتا ہے۔ اپنے وطن کی وضع پر بھی حرکت نماز کے پہننے سے گھر کی وضع قطع بھی بدلنی پڑتی ہے اسکے بارے میں بھی تم نے نماز میں

یاد نہ کیا۔ ساری نماز وطن کی ماں تا پڑھتے ہیں۔ ہے یہ تو بتلاؤ تم نے انگریزی زبان کیونکر سیکھی؟ کیا وہ واجب تھی۔ جہاں سی زبان سے سیکڑوں انگریزی جنگ لفظ اپنی بولی میں داخل کرلیا ہے وطن کی ماں تا تھی۔ یہ بھی خوب انگریزی بھی سمجھ کے لیے ساری دنیا میں وہی بولی پھیلانا چاہتے ہیں اسپر تم کو حسد نہ ہوا مجھیں گٹ پٹ کرکے اسکا مزہ اسی وقت ہے تمھاری لیاقت پر۔ اسی چار الفاظ عربی کے جو مالک پانچ وقت نماز میں ایسے دلوں میں کانا اپنے کے پیچھے کہ دشمنوں کو کسی پہلو قرار نہیں۔

نواسی:۔ واہ نانی۔ کہاں تو نماز کا ذکر تھا کہاں تم بھی خاک کا ذکر اٹھا بیٹھیں۔ اب یہی تمھاری حق گفتگو ہے۔

نانی:۔ وہی نماز کا ذکر تھا اسکے بارے میں جو کچھ تم نے کہا تم تو بیچاری نے کیا جو تمھارے ماں باپ بھی اسکا جواب نہیں دے سکتے۔ بات یہ ہے کہ بیٹی تم نے جیسی آجکل کے اول جلول انجیک واد جلسہ والوں سے سیکھے ہیں جو مسلمان رہتے ہیں مجبور ہیں مگر دنیاوی ترقی یافتہ قوموں کے دستورات انھیں [illegible] سے زیادہ پسند ہیں کچھ مسلمانوں [illegible] ایسے گھڑا دی دوسرے فرقوں میں بھی بہت سے پیدا ہوگئے ہیں۔ تو میری جو شیخ تمھارے باپ کی زندگی [illegible] سوم کی ناک کٹ جاتے نہیں کہ جدھر موڑو مڑ جائے اسلامی دستوروں کا قائم کرنے والا تم سے بہ ساری دنیا سے زیادہ عقلمند تھا۔ وہ نے کچھ ہی کے [illegible]

سورتوں کے پڑھنے کی نماز میں کیا کیا جا سکے
زمانے میں اور لیڈ کے علاوہ ہے جبشی اور عرب
ملکوں کے آدمی جنکی زبان عربی نہ تھی مسلمان ہوتے
تھے۔ بھلا اسکی عقل سے یہ بات کیونکر سمجھ سکتی
تھی کہ جس ملک کا آدمی ہو وہ اپنی ہی زبان
میں نماز پڑھے تو اچھا ہے اُن کا قول تھا کہ ہم
جبشی ہیں کہ جو سمجھ ہو اسی کے موافق بات چیت
کر کے پیمبروں کا حق ادا کرتے ہیں پھر بھلا ایسی سے
کی بات ہے کیوں دھیان نہ کرتے۔ خدا کی شان ہے
کہ پیمبروں کے مزار کچھ ہوئے دستوروں پر تم اپنی
ٹانگ چلا رہی ہو کہ بال اور اوصاف ایسے کیوں
خوبی سے درست ہے۔ اس چودھویں صدی
میں جو نمونہ تھوڑا ہے۔ ابھی کیا ہے ابھی تو تم
بال کٹوا کے لنڈوری مرغی بنو گی۔"

نواسی:۔ پھر ایسا عیب کیا ہے۔ بال کٹوانا کوئی
گناہ تو ہے نہیں۔ قرآن تمہیں یاد ہو تو کچھ وہ دلیل
کو اشارہ دی گئی ہے کہ انقلاب کا سلسلہ تم سمجھ رہی ہیں
اس چین کے ساتھ سر منڈائے ہوئے داخل ہوگے
عورتیں الفت میں مردوں سے بال برابر کم نہیں ہیں
مرد داڑھی منڈاتے بال کٹواتے ہیں تو عورتوں نے
کیا گناہ کیا ہے جو اس سے محروم ہیں۔ ایک بات
کہتی ہوں بڑا نشانہ ہے بہت عالم فاضل بنتی ہو تو
قرآن سے بال کٹوانے کی ممانعت ثابت کر دو۔"

نانی:۔ وہ دور بھی ہو موئی بے غیرت کیسی بے شرم

میں ناک کٹوانے کی ممانعت بھی صاف صاف نہیں ہے۔
جا بیٹی جا نانی کے پاس فینسی کٹوا دے جو ہو سوٹ
ہو جائے مرد ختنہ کرواتے ہیں تو ناک کٹوا کسی بات
میں مردوں سے پیچھے نہ رہو۔ مرد لنگوٹی باندھے
پھرتے ہیں تو بھی رو مال کا چیتھڑا آگے باندھ کے
اُنھیں کے ساتھ بڑ دنگا کھیل۔ سارے جہان کے
مردوں کے سامنے اُچھلتی پھر۔

نواسی:۔ ہاں آں ہاں اس میں بھی کوئی عیب نہیں۔
قرآن میں پردے ورے کا کہیں حکم نہیں ہے عورت
کا بے پردہ پھرنا کوئی گناہ ہے جسکی سزا انھیں لکھی ہو

نانی:۔ اچھا بی بی میں دیکھتی ہوں کہ تو قرآن کی
مانتی ہے۔ قرآن تو پیمبر کے واسطے ایک دستورالعمل
کے طور پر نازل ہوا ہے اسمیں بہت سی باتیں تم
ہیں اگر ان کو پیمبر نہ سمجھاتے تو کوئی نہ سمجھتا۔ جیسے
طہارت نجاست۔ نماز کی ترکیب۔ تجارت کس چیز کی
جائز ہے کس چیز کی ناجائز۔ زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق
کی تفصیل قرآن میں سے بہت سے حکم ہیں جنکا جواب
ہو جیسے بچے کی پرورش اگر کوئی نہیں پورا نہ کرے تو
دنیا میں اسکے لیے کوئی سزا مقرر نہیں۔ اسی طرح بہت
سی باتوں کی ممانعت ہے جیسے جھوٹ کی اسکی سزا
بھی مقرر نہیں۔ ہاں خدا نے جھوٹے پر لعنت کی ہے
تو لعنت کا اثر مرنے کے بعد ہوگا لعنت کوئی ڈنڈا
نہیں کہ ڈراتا نہیں ہے جس کا نشان کمال پر کھائی
دے۔ لعنت کی مار سے نیچا دکھانے کے چوٹ نہیں
لگتی۔ تیری بے حیائی پر ہزار بار میں نے لعنت کی
تو اس سے تیرا کیا بگڑا۔ جیسا کھرا ہے ویسا ہی اور
پھسل گئی۔

اے ہے کیا کہتی تھی اور کیا کہنے لگی۔ ہاں تو قرآن
میں جو حکم کی باتیں ہیں بجز رسول کے اور کسی کو
اُن کا حل معلوم نہ تھا۔ بعض گناہ ایسے بھی ہیں جنکا
ذکر قرآن میں نہیں ہے جیسے چھنال پر پتھراؤ کرنے
کا حکم۔ رسول نے ان باتوں کے بارے میں جو کچھ
فرمایا وہ حدیث کی کتابوں میں جہاں تک ہو سکے
جمع کیا گیا۔ دین کو خرچ کر کے پڑھے ہیں۔
جبتک حدیث سے مدد نہ لے کوئی ان باتوں کو نہ

یہ سکتا ہے نادان یہ تو پیگمبروں کا آسمانی ہے۔
کچھ قرآن حدیثوں میں ہے اور کچھ اس زمانے کے
لوگوں نے رسول اور اسکے گھر کا چلن دیکھ کر سیکھا
اور بتایا ہے۔ قرآن باتوں سے وہ وقت نہیں خالی
قرآن قرآن چیختی ہے۔

نواسی:۔ اخاہ۔ تمہارا یہ مطلب ہے کہ خدا کی کتاب
ناقص ہے جو ذرا ذرا سی باتیں کھول کے قرآن وہ پھر وہ
دعویٰ کرتا ہے کہ اس کتاب میں ہر چیز کی تفصیل موجود
ہے۔ ! بڑھا ہے میں قرآن پر ایمان نہ رہا سے
نانی پھر سے کلمہ پڑھو۔"

نانی:۔ ہاں بیٹی ہاں۔ جین جائے اور دن جاتے۔
انگریزی بولی کا گندہ شوربہ۔ بڑھیا نانی کو آج تم
قرآن کا سبق پڑھانے بیٹھی ہو۔ اسکی شکایت ہی کیا
تم اور تمہارے جیسی مرد خواہ عورت جیو ابھی کی
موت ہیں کہ بزرگوں کو سبق پڑھانا ہیں۔ میں تو خیر
نانی ہوں جب تم حدیث اور قرآن پر اصلاح دینے
کا دم دار بنتی ہو تو میں کس گنتی کس شمار میں ہوں
اس زنبیا سے زبان اپنی پھیر ہی نہیں سکتے۔ سنو
اپنی بات کا جواب۔ میں بھی مانتی ہوں کہ قرآن میں
ہر ایک چیز ہے سب کا حال ہے وہ کلام ہے اس میں
ساری باتیں مفصل ہیں مگر میری ان پلیٹ نواسی!
اس کلام میں بھی قرآن کا ترجمہ پیمبر کی طرف سے نہ
میری اور تمہاری طرف۔ پاک ہے وہ ذات کہ ہمارے
رسول ہی سمجھتا ہے۔ قرآن سے ہر مسئلہ کا جواب نکالنا
بھی نواسی کو معلوم ہے بھلا تم کیا اور ہماری ہستی کیا۔
قرآن میں جو باتیں صاف صاف لکھی ہیں پہلے کوئی

اعلان

ہندستانی اکاڈمی کو ایسے مترجموں کی ضرورت
ہے جو بامحاورہ اردو ہندی زبان میں ترجمہ کر سکیں
مترجم اکاڈمی کے ملازم نہ ہوں گے جو لوگ سائنس
اور ادبی کتابوں کا ترجمہ کرنا چاہتے ہوں نمونہ
کے ساتھ اسی مہینہ تک درخواست دیں اور شرائط
طے کر لیا جائے۔

جنرل سکریٹری ہندستانی اکاڈمی الہ آباد





جان بل: ماموں دیکھو دُم خم میرے اژدرے کا!

ماموں سام: بھانجے میں تو دُم کا خم دیکھتا ہوں۔ جاپان کی دُم کی گرہ بڑی ہے۔ چین کا لنگر وزنی ہے۔"

انھیں تو ذرا بھی عار نہ ہوئے پھر آگے بڑھے میری جو
بہلاوے ہی کا مسئلہ دراصل بچھڑا ہوا ہے۔ پردے
کے بارے میں جو آتیں نازل ہوئیں وہ بھی سیدھی
پھیر کی ہیں آجکل کی داڑھی کے پڑی والے ادھر
ادھر کی اوپری باتیں جانتے کہ ہر دینک اُچکنے لگے
ہیں کہ ہم سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اس خلاف امر عاجک
آ بیت لینا بھی جانتے نہیں کہ قدرت پوچھتے ہیں
اور وہ ہی ہے کچھ۔

مگر وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کی سنت سے نہیں ہوتی
کا چہرہ دیکھنے کی اجازت ہے۔ نئی نہیں منہ کھلا رکھنے
کا حکم ہے۔ اسلیے پردہ ضروری نہیں۔ یہ کمبخت یہ
کے اندھے اتنا بھی نہیں جانتے کہ اگر پردے کا نہ
حکم نہ ہوتا تو خاص حالتوں میں اسکے اٹھانے کی
اجازت کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ویسے ہم مانتے ہیں
کہ شریف عرب زادیوں کا پہناوا بھی جو اس زمانے
میں ثقافت کی کتابوں سے تحقیق نہیں کرتے اور ہیں کہ
پھیر کے وقت میں اس لباس پر اُن سی چیزیں
بڑھائی گئیں۔ اس زمانے کے دستور پر ایک
کُل یا ایک قمیص ٹخنوں تک لمبی پہنتے تھے اور ایک
سر سا کیا چادر سال سے لپیٹ لیتے تھے۔ یہ پردہ
اسلام خیر سلطنت امیر اور اعلیٰ باندھتے تھے اور زیور بھا
بھی پہنتے تھے۔ باقی آئندہ

راقم
خامسفر

سفینہ

یاد ش بخیر ایک وہ زمانہ تھا کہ اودھ اردو کا گہوارہ
دکن میں بھی وہ چہل پہل تھی اور گل بازی کرتی نظر آتی تھی
انقلاب کے چلتوں اب اردو تو بیاہی بیٹی پردیس
دہلی میں اسکے میکے کچھ پتلی حالت ہو [illegible] سسرال
[illegible] جھگڑیاں [illegible]
جدھر دیکھئے گٹ پٹ گٹ پٹ۔
لوگوں کو یہ کہتے [illegible] ہوتا ہے شہر یاد کی
کی بدولت اردو کا میکا پھر سے آباد ہوا اور بہت
دنوں کے بعد بی اردو جان بچوں سمیت پاؤں

پھیر نے ہو لی گئیں بچے تو نانیالی الفاظ سے ناآشنا
تھے اور اردو جان سسرال کی وضع قطع اختیار
کر چکیں اسوجہ سے نیکے والے فرنٹ ہیں۔ قطع
رحم ہے گناہ۔ اُن نئی لوگوں کر شاباش جو قطع
رحم کے نامبارک درخت کر اُگنے پھر نے پھلنے
نہیں دیتے۔ خدو صاحب کے نام ور ادیب
افضل العلماء محمد عبدالحق ایم اے پروفیسر عربی مدراس
دار ورو گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس کا ماں گوں"
قابل ستائش ہے جنکے ریاست اردو کا ایک سہ ماہی
رسالہ بنام "سفینہ" تازہ جاری ہوا ہے۔ جنکی اصل
ہے کشتی کا چلنا اور بہرہ گیرہ
چنگے نیست کہ آن ساں نہ خورد

ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ رسالے کی اردو دری
نہیں بلکہ خاصی سلیس بامحاورہ اردو ہے اور مطالب
کے اعتبار سے بھی قابل تحسین ہے۔ خدا اسے اعلیٰ نظر
سے بچائے اور کنارے تک بخیریت پہنچائے۔ توقع
کہ ایسے مضامین پر نظر کی جائے گی بالفضل صلاح
یہی ہے کہ لوگ اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھیں
عالی خیال تفسیر (جیسی وضع شعاری) وہ فرمائیں ہے سو
کا حجم ہے سالانہ تین روپیہ سالانہ قیمت ہے
نمبر سفینہ گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس
سے مل سکتا ہے۔

دانڈین پنچ

غلام محمد خاں صاحب قیصر دہلوی نے سمندر کے
کنارے یعنی بمبئی سے یہ شائع بعنوان "انکار؟"
پرچہ ہفتہ وار ہے۔ بنیادی ظرافت سے خالی ہے۔
ظرافت کے اصل مقصد سے واقف ہو کر خود دیکھئے تو
یہ مختصر کر دیتے ہیں۔ بے معنی توقعات دنیا کی کشش
میں داخل ہیں اور اظہار واشگاف لیں جو اگر ظرافت کو
ایک اعلیٰ جوہر انسانی سے تعبیر کرتے ہیں وہ حضرات
کسی سے اپنے مطلب کا بنا ہیں [illegible] یہ کسی
مذہب سے [illegible] نہیں کرتا آزاد ہے لیکن
خیرخواہ ہے۔ دفتر [illegible] بھنڈی بازار بمبئی سے

شائع ہوتا ہے تین روپیہ سالانہ قیمت ہے۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ملی ہے ہندی کو بھی تا اُت نظر نہ لگے
گورنری کی تاؤ ل سے ہے گورنستاں کے لیے
عارضی طور پر نواب چھتاری ہز ایکسلنسی دی گورنر
آف یو پی ہو گئے اسکی خوشی بھی عارضی ہو گئی یکہ
اوج سے پستی پر خوش ہوں اپنے طبیعتوں کو ناگوار ہے
وہ رنجیدہ ہوں تو عجب نہیں۔ وہ تو بیچے کو غریب
غربا کی عورتیں تمام جہان کا مالک بنا کے بیلاتی
ہیں" وہ بھیا کا چاند نکلا آتا ہے چندہ ماموں آئے
پیچیاں کی ریل گاڑی چلی آرہی ہے۔ آریل ہے
بھیا بلا رہا ہے" گھر میں کوڑی نہیں مگر لوری ایسے
دیتی ہیں۔

اپنے بھیا کو میں رونے نہ دوں
آوے سو وہ اگر میں گھر والے دوں
بادشاہ ہفت ہزاری ماموں منصب وار
بچا میاں جو راس کے راجہ بھیا بھر دوار
بھنانے کو چنے میسر نہیں۔
بھتے باداموں کی روٹی بچا ہرن کی کباب
کا ناشتہ صبح کے لیے تیار ہی ہے تیار۔

ایک حکومت ہوشیار حکومت رعایا کی نبض شناس
حکومت جانتی ہیں جیسے ہیں اُستاد حکومت وہی ہے
زیادہ بہلانے پھسلانے کی گھی میں جانتی ہے۔ لوگوں کا
گمان ہے کہ نئے گورنر کے تقرر میں حکومت نے یہ
دیکھا کہ مطلب یہی ہے کہ کچھ ہندوستانی
بھائیو گورنمنٹ ہوس پر قابض ہو کے ایک ہندوستانی
کا گورنری ٹھاٹ میں رہنا یاروں کو ناگوار نہیں مگر
بات یہ ہے کہ ہم مناسب آدمی کی تلاش میں ہیں
جب تک کوئی نہ ملے اس وقت تک چاند بھی بھیا کا
سوچ بھی بھیا کا پستے باداموں کی روٹی ہرن کے
کباب کا ناشتہ بھی بھیا کے لیے آجاری نیند یا تو
آنکھوں [illegible] میرے بھیا کی آنکھوں میں گھل مل جائے
اس سے سو تو [illegible] جلدی سے دکھیا کی شکایت دور کرنا

ہندوستانیوں نے غضب کا برتاؤ ہوتا ہے صاحب کمیشن بیٹھے اکہ بیا کر دس برس میں وہ گورنر ہندوستانی قریب ہو چکے ہیں۔

ہمارے آنکل ست وہ دن گر نری آئی
اب اور جا بیٹھے کیا تو ہیری مل جائے

فکر کرکے دیکھے بڑا دھمکا جاتا ہے اس سے کسی کا پیٹ بھرنا مقصود نہیں وہ تو حق ملا ہوا تھا مرغ بے پر نام کا لٹکا ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ صاحب لوگوں میں سے ہر شخص گورنر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے آخر یہ بیٹھ پیٹ کیسا۔ یہ خود ازبان کا رونا تو آزادی کو کب سے لگے۔ یہ صرف اس بات میں اصلی ڈھیل۔ سیاست انگلشیہ کے گرو گھنٹال ایسے کمزور بچے دنت کمر بندے؟

خدا بد گمانوں کی زبان سے بچائے کمبخت جھوٹی ہیں ایسے لہجے میں ادا کرتے ہیں کہ دنیا بد یقین کر لیتی ہے۔ انھیں اتنا نہیں معلوم کہ دولھا کو نوشاہ کہتے ہیں دولھن ملتی ہے نوشاہ کو۔ نوشاہ کے واسطے ایک دلہن ضروری ہے۔ بھوت صورت کے نوشاہ کے ساتھ ایک دلہن بالو کیوں نہ ہو جیسی کچھ نوشاہ کو دولھن بھی ملی ہے۔

ملت سے اپنی جہاں میں صورت شبنم رہے
رات ہی بھر گو سہی لیکن گلوں میں ہم رہے

لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

جو اعمی کر دینے سے گلٹ بھی کہیں چاندی ہوتا ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک ہندوستانی طالب علم مسمی [illegible] جوہری گیا تھا جوہر علم حاصل کرنے کو کہا گیا مگر حسن کا [illegible] اس دریا کی تھاہ کہاں سے

گر ہوا ہی سلامت ہر کہ راست

[illegible] گورے بچلے کی۔ پھر حضرت کالا [illegible] کی [illegible] اور ہندوستان کا کالا پانی۔ تہذیب کا موتی ہو گیا اصلی کالا تھا۔

وہ گنگا جمنی آزادی سے فرانس کی کہ پیرس [illegible] کے ساتھ سیر پیالہ [illegible] کیا اور کچھ ہوا [illegible] کے سوا کسی دوسرے کو نگاہ بھر کے دیکھا تو میں [illegible] میں آ گئی گوری کالا آئین تاب رکھ کے جوہری ہوا اور اگر تم نے اتنا جوہر عصمت میری خدمت میں بے پس و پیش عرض نہ کیا تو میرا کہا لو گا۔ جوہری جی نے دھمکی کے ڈر سے [illegible] بجائے [illegible] رشمین کیسے گئے [illegible]

[illegible] تہذیب کے [illegible] کی مدد سے [illegible] جوہری صاحب ہندوستان کا خواب دیکھ رہے تھے اور معلوم تھا کہ مسٹر [illegible] جیل کی [illegible] چنانچہ مسٹر صاحب نے [illegible] دی اور [illegible] کہ اس شخص نے [illegible] مس صاحب کو جوہری کے گلے کا ہار ہوتے اور [illegible] دیکھا [illegible] اور نہیں جا کیا معنی کہ وہ شخص [illegible] اور سونے کو [illegible] کا نشے میں بٹھا کے [illegible] جوہری صاحب [illegible] طالب علم مس صاحب [illegible] اسی تعلیم گاہ کی [illegible] بے حرمت عصمت میں [illegible] نہیں لگا۔

جوہری صاحب بیچارے تعلیم کی سان پر چڑھ کے [illegible] کی [illegible] پیدا ہوئی [illegible] کالج کے جواہر خانہ سے دونوں نکال باہر کیے گئے ہیں دیکھیے آئندہ وہ کس بجاؤ بکتے ہیں۔

انقلاب تدریجی

[illegible] کی بدولت لوگ دکھال صاحب - دخان صاحب [illegible] شیخ جی سے سید ہو جاتے ہیں مشہور ہے۔ مینڈک کی [illegible] کا [illegible] اور ایک مینڈک کے [illegible] میں [illegible] پھینکے گئے جیسے [illegible] مینڈک کے [illegible] اقسام ایک زمانے کے بعد [illegible] پیٹ کے بجز کی شکل اختیار کرلیتے ہیں نت فت فت فت !!!! ان سب سے زیادہ عجیب ہمارے پرانے [illegible]

کی عمارت کا [illegible] ایک [illegible] اس درسگاہ میں [illegible] علم کی [illegible] بیٹھے لگاتے اور [illegible] عمارت پیدا [illegible] شیخ جی سے سید جانور سے آدمی اور [illegible] مینڈک اور مینڈک سے [illegible] ہو جاتے تھے۔ [illegible] اسی عمارت میں [illegible] مینڈک [illegible] تعلیم [illegible] سیرت کے زوال میں [illegible] کم نہیں۔

[illegible] اس عمارت میں [illegible] تعلیم اس میں ہوگی [illegible] مینڈک کی [illegible] کی نت فت اور [illegible] کا [illegible]

اگر [illegible] کا [illegible] رنگ لایا [illegible] تیرا [illegible]
عاشق کا [illegible] کے پاجامے کی [illegible]
چین سے کب رہ سکتی ہے

عذر

دوسروں کی [illegible] کی ضخامت میں ہوئی [illegible] نے [illegible] کر [illegible] اور [illegible] آمادہ ہے [illegible] اور اسہال سے زیادہ آسان ہے

لہٰذا [illegible] ضرورت نہیں [illegible] اور [illegible] والسلام

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہون تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد ہو کہ نہایت آسان ہے ... کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ہو ایک سادی اور بڑی آسانی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا ... بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا میلئے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ نازش ہے موجود ہے قیمت ... حصہ اول کی ... فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ